بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۷ — نمبر ۱۶

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ اگست ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ — ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
دل پسند مشغلے نمبر ۳	۳–۵	(عبدالرحیم شبلی)
صداقت مسیح موعودؑ	۵–۷	محترمہ مبارکہ بیگم غلام حسین سیالکوٹ
مقصد بعثت مسیح موعودؑ	۷–۱۰	ارشد صاحب سیالکوٹی۔ بھاؤنگر
شذرات	۱۰–۱۲	ملک مبارک احمد خان ایمن آبادی۔
اخلاق	۱۲–۱۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ دہلی۔
علاج اطفال	۱۳–۱۵	جناب محمد بشیر صاحب آزاد سنابلوی۔
شیخ الاسلام امام بخاریؒ	۱۵–۱۶	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ۔
رپورٹ ماہواری لجنہ۔ منقولات		(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سازِ درد

(۱)

ہیں دیکھ کے تجھکو صنفِ مری
اس یاس و حسرت پر تیری
اس گردش پر نالاں تیری
ہر دم بڑھتی ہے بے صبری
اس حالت پر گھبراتی ہوں!
سو پیچ و تاب میں کھاتی ہوں
میں خونی اشک بہاتی ہوں
سیماب سی تڑپی جاتی ہوں

(۲)

ادبار کی تجھ پر کالی گھٹا!
رفتار کی سستی! پناہ بخدا!
اس خوابِ شیریں کا چسکا۔
اک مدہم سا باقی ہے دیا
اُف! دیکھ کر روح ہوئی بیکل
دنیا ہے ہر سُو گرمِ عمل
جائے نہ سلف کی یاد نگل
ہو جائے نہ وہ بھی نذرِ اجل

(۳)

اُف! آہ کلیجہ پھٹتا ہے!!
چشموں سے چشمہ اُبلتا ہے
دل سینہ میں یہ مچلتا ہے
اک نالۂ دل سے اُٹھتا ہے
جب غیر کے در پر جاتی ہے
محتاج جو یُوں بن جاتی ہے
دشمن سے جو آس لگاتی ہے
جب دھوکہ میں لُٹ جاتی ہے

(۴)

اب ہوش میں آ جا خدا کیلئے
بیتاب ہو اب منزل کیلئے!
اُٹھ اگر کچھ اپنی بقا کیلئے!
تیّار ہو عہدِ وفا کے لئے
اب چھوڑ یہ حسرت سامانی
کر ترک یہ راہِ نادانی
اور توڑ یہ غلبۂ شیطانی
جو فرض ہے تیرا انسانی

(۵)

دنیا کا ہر اک فردِ بشر
ہشیار ہو تو بھی صنف اگر
منزل پہ وہ کیوں پہنچے جا کر
جیتے شطرنج کو وہ شاطر!
منزل پر مچلاتا ہے۔
سُن! دَور یہ کیا کیا گاتا ہے
اپنوں سے جو بچھڑا جاتا ہے
جو پونجی اپنی لگاتا ہے۔

(۶)

ہمّت دکھلا دے نامِ خدا
دشمن کے نہ یُوں جلکوں میں تو آ
خود ہی اپنی بگڑی کو بنا!
کر طوف نہ غیر کے گلشن کا
پھر تازہ کر پہلی شوکت
پیدا کر بازو میں قوّت
خود تو تو اپنی سُلجھا قسمت!
بن شمیم تو ملّت کی زینت

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم از سول ہاسپٹل سیلین - اپر برہما)

دار الامان کی خبریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل عیال پالم پور تشریف فرما ہیں۔ اور صحت علے العموم اچھی رہتی ہے۔ سیدہ ام طاہر صاحبہ سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المؤمنین کا نیا مکان محلہ دار الانوار میں تیار ہو گیا ہے یہ کوٹھی بہت خوشنما و شاندار بنی ہے۔

جامعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز سکول۔ مدرسہ احمدیہ بتقریب تعطیلات موسم گرما بند ہو گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۳ء

دل پسند مشغلے
(نمبر ۳)

مُرغیاں پالنا

اگر آج یورپ ہندوستان سے ہر شعبۂ زندگی میں پیش از پیش ہے۔ تو اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ اس نے ہر چیز کا تحقیقاتی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ کیا۔ مثلاً وہ بیماریاں جن کو ہندوستانی آج سے چند سال پیشتر جن اور بھوت خیال کیا کرتے تھے۔ یورپ نے اُن کا بغور مطالعہ کر کے اُنکو ہسٹریا یا مرگی قرار دیا۔ اور ساتھ ہی مناسب علاج بھی تجویز کر لیا۔

اسی طرح خانگی معاملات میں ہندوستانی اپنے دقیانوسی طریقوں پر قایم رہے۔ جسکی وجہ سے اُن کو اِس بدلتے ہوئے زمانہ میں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یورپ نے ان معاملات کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت بچانے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے یہ دیکھ لیا کہ ہمارے کاموں میں بعض غیر ضروری حرکات بھی پائی جاتی ہیں جنکا تدارک اُنہوں نے "سائنٹفک مین ایج منٹ" کے ذریعہ سے فی الفور کر لیا۔

ہمارے اندر ابھی غور و فکر کی عادت پیدا نہیں ہوئی اور اس وجہ سے ہمیں کافی تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ مرغیوں کی مثال سے یہ بات اور بھی زیادہ روشن ہو جاتی ہے۔ بارہا یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض گھرانے مرغیاں پالتے ہیں لیکن بوجہ بدانتظامی کے اُن کو یا تو بلّی لے جاتی ہے۔ یا بیماری کیوجہ سے وہ مر جاتی ہیں جسکو ایکدفعہ یہ تجربہ ہو گیا ہو۔ وہ دُوسری دفعہ ان کا نام تک نہیں لیتا۔ اب ظاہر ہے کہ اِس میں مرغیوں کا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ یہ تو اس شخص کی اپنی بدنظمی اور کج فہمی پر دال ہے۔ اس شخص نے ہرگز کسی معقول کتاب کا مطالعہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی تجربہ کار آدمی سے اس مسئلہ کے متعلق مشورہ کیا ہے۔ اب اگر اس کا نقصان ہو جائے تو مرغیوں کو کوسنے کا فائدہ؟

تربیتِ دُجاج بھی ایک باقاعدہ علم ہے۔ اور جو شخص اِس کام کو شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُسکو چاہیئے کہ وہ پہلے اِس علم کا باقاعدہ طور پر مطالعہ کرے۔ اور نہیں تو وہ کسی تجربہ کار آدمی سے اسکے متعلق مشورہ ہی کر لے۔ مثلاً گورنمنٹ نے مرغیوں کا ایک فارم کھول رکھا ہے۔ جس کے ماہر سے خط لکھ کر بہت سی واقفیت بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ پولٹری ایکسپرٹ گورنمنٹ پنجاب نے اس سلسلہ میں بہت سے ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ جو طلب کرنے پر مفت منگوائے جا سکتے ہیں۔ اُس کا پتہ یہ ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولٹری ایکسپرٹ پنجاب گورنمنٹ گورداسپور۔

اس موضوع پر دیگر کتابیں کسی تاجر کتب سے منگوائی جاسکتی ہیں مثلاً مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

تجارتی نقطۂ نگاہ سے مرغیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ مثلاً پنجاب گورنمنٹ کا پولٹری ایکسپرٹ ایف بی ہیسریب اپنے ٹریکٹ نمبر ۱ میں لکھتا ہے۔ کہ "اگر ایک اعلیٰ مرغی کو اچھی طرح رکھا جائے تو ایک مہینہ میں وہ چھ آنے کی خوراک کھا جائے گی۔ لیکن اتنے ہی عرصہ میں اس سے دس آنے کی آمدنی ہوگی۔ اور اگر پچاس مرغیاں رکھی جائیں تو ساڑھے بارہ روپے کی زائد آمدنی فی ماہ ہوگی"۔

مرغیاں کیڑے مکوڑے بھی کھا جاتی ہیں۔ اس لئے جب نئی فصل کا پودا قریباً آٹھ انچ ہو جائے تو ان کو وہاں لے جانا چاہیئے۔ مرغیاں اتنے قد کی فصل کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ بلکہ نئے کیڑے مکوڑوں کو جو فصل کو برباد کرتے ہیں کھا جائیں گی۔ یہ سانپ۔ اور بچھوؤں کو بھی دور رکھتی ہیں۔ اگر خود نہ مار ڈالیں تو اپنی آواز سے آگاہ کر دینگی۔

پچھلے مصباح میں میں نے باغبانی پر مضمون لکھا تھا۔ اگر کسی بہن نے اپنے گھر میں پھلواڑی یا باغیچہ بنایا ہو تو اس کے لئے دو چار مرغیاں رکھنی مفید ثابت ہونگی۔ کیونکہ وہ نہ صرف کیڑے مکوڑوں کو ہلاک کریں گی۔ بلکہ ایک اعلیٰ اور مفید کھاد یعنے فضلہ بھی اس میں گرا جائیں گی۔

مرغیاں ایک نئی غذا بھی بہم پہنچاتی ہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ جو قوت اور لذت انڈے میں ہوتی ہے۔ وہ گوشت میں نہیں ہوتی۔ ایک انڈا جس پر دو پیسے خرچ آتے ہوں بہ نسبت تین آنے کے گوشت کے زیادہ قوت دینے والا ہے۔ اور اس کی اندرونی "اشیاء" گندے ہاتھوں وغیرہ سے جیسا کہ گوشت میں اکثر ہوتا ہے چھوئی نہیں جاسکتیں۔ چونکہ اسکی تمام اشیاء ایک صاف و شفاف خول میں ملتی ہیں۔

مرغیوں کے پالنے کا تقریباً تمام ضروری کام موسم سرما میں کیا جاتا ہے۔ اس وقت دیہاتی لوگوں کو بالعموم فرصت بھی ہوتی ہے۔ اور ایسے دلپسند مشغلوں کے بروئے کار لانے کیطرف شغف بھی۔

ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ ایک وسیع بکس جالی والا بنوا لیا جائے۔ جس میں مرغیاں بہ حفاظت رکھی جاسکتی ہیں بعض گھروں میں موٹے سوراخوں والی جالی استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے ایک تو سردی کا خطرہ رہتا ہے۔ اور دوسرے بلّی سے بھی حفاظت نہیں ہوتی۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ باریک جالی لگوائی جائے۔

یہ ڈربہ بہت کافی جگہ گھیرے گا۔ اسلئے مناسب یہ ہے کہ چند بڑی ٹوکریاں خرید کر لی جائیں جنکی صفائی بھی جالی والے ڈربوں کی نسبت بہ آسانی ہو سکتی ہے اور سردی اور بلّی وغیرہ کیطرف سے بھی کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ نیز یہ زیادہ جگہ بھی نہیں گھیریں گی۔ صرف رات کی رات رکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ دن کو اٹھا کر صحن اسی طرح صاف ستھرا رکھا جا سکتا ہے۔

چوزوں کی خوراک وغیرہ بھی خاص ہوتی ہے۔ اسکے لئے میں ناظرات کو پنجاب گورنمنٹ کے پولٹری ایکسپرٹ کے ٹریکٹ کے پڑھنے کی سفارش کرتا ہوں اسکے علاوہ

مرغی خانہ کتاب منگوائی جا سکتی ہے +

چونکہ میرا مضمون ٹکنیکل نہیں ہے۔ اسلئے میں اس مسئلہ پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔ صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مرغی خانہ ایک مفید ہابی ہے۔ اور افادی نقطۂ نگاہ سے بھی از حد کار آمد ہے۔ ہر سال ہزاروں لاکھوں انڈے پہاڑی مقامات پر بھیجے جاتے ہیں۔ وہاں دو دو آنے تک بھی بک جاتے ہیں +

عورتوں کو چوزوں کے پالنے میں ایک خاص شغف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مادرانہ شفقت کیوجہ سے وہ اُن کی غور و پرداخت زیادہ محنت اور توجہ سے کر سکیں گی۔ نیز جب مرد باہر کھیتوں بازاروں یا دفتروں میں اپنے کاموں پر چلے جائیں تو مرغیوں کی دیکھ بھال عورتیں بڑی آسانی سے کر سکتی ہیں +

(خاکسار عبدالرحیم شبلی)

طوفان تبسم

زندگی زندہ دلی کا نام ہے + مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

دلِ زندہ خدا تعالےٰ کی نعمت ہے، اور یہ ایک روحانی مقام ہے تاہم محاورہ زبان کے لحاظ سے کلام میں ظرافت کی بھی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی نمک کی طعام میں۔ "طوفان تبسم" ایسی ہی کتاب ہے جسمیں مشہور اہل قلم جناب شوکت تھانوی نے مزاحیہ پیرایہ میں کئی مفید اور کام کی باتیں لکھ دی ہیں۔ حجم ۲۴۰ صفحے طباعت و کاغذ عمدہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے +

پتہ:۔ شوکت بک ڈپو لکھنؤ۔

صداقت مسیح موعودؑ

میری معزز اور محترم بہنو! میرا مضمون صداقت مسیح موعودؑ پر ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ بہنیں ذرا غور سے پڑھیں گی اور مجھے شکریہ کا موقعہ حاصل کرنے دینگی +

جب دنیا میں جہالت اور تاریکی پھیل جاتی ہے تو لوگ اپنے خالق کو بھول کر مخلوق میں لگ جاتے ہیں۔ دُنیا میں ہر طرف بدینی پھیل جاتی ہے۔ تب خدا کی رحمت جوش مارتی ہے! اور وہ اپنے بندوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنی طرف سے نبی بھیجتا ہے لیکن لوگ اسکے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ پتھر برساتے ہیں۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ اس طرح جب دنیا میں جہالت اور تاریکی پھیل گئی۔ لوگ اپنے خالق کو بھول کر مخلوق میں لگ گئے۔ تو خدا کے وعدوں اور رسول کریمؐ کے قولوں کیمطابق مسیح موعودؑ سرزمین قادیان میں پیدا ہوئے۔ لوگوں نے اُن پر کفر کے فتوے لگائے۔ تب آپ نے فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

آپ نے بڑی تحدی اور زور سے یہ آیت پیش کی کہ میں بچپن سے تمہارے اندر رہا۔ اور تم میں رہتے رہتے بڑا ہوا۔ اور تم نے میری ایک ایک بات کو دیکھا ہے۔ کیا تم میری چالیس سالہ زندگی میں کوئی بھی نقص نکال سکتے ہو۔ میں نے کبھی بھی جھوٹ بولا ہو۔ اور فریب سے کام لیا ہو؟ اگر میں نے کبھی بھی ایسا کام نہیں کیا تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص نے چھوٹی عمر اور جوانی کی عمر میں کوئی بھی برا فعل نہ کیا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نیکی اور تقویٰ کی بے مثال زندگی بسر کی ہو۔ اور پھر یکدم کذب افترا اور گمراہ کرنے پر کمر باندھ لے۔ اس سے آپکی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ آپکے مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو سخت دشمن تھے۔ براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ آپ بہت نیک تھے ایسی قربانی کرنیوالا تیرہ سو ۱۳۰۰ سال تک کوئی نہیں ہوا۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ صـ ۱۹۳) اب کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص یکدم خدا پر بہتان باندھے۔ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ کہ براہین تک میں مرزا صاحب پر حسن ظن تھا چنانچہ ایکدفعہ جب میری عمر سترہ ۱۷ اٹھارہ ۱۸ سال کی تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا (رسالہ تاریخ مرزا صـ ۵۳)

خدا تعالےٰ قرآن شریف سورہ جمعہ میں فرماتا ہے۔ کہ یہودی لوگوں کو کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے دوست ہیں۔ اور خدا ہم سے پیار کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ۔ (ترجمہ) اے یہودیو اگر تم اپنے آپ کو خدا کا دوست سمجھتے ہو تو اپنے لئے بددعا کرو۔ اور موت کی تمنا کرو۔ مگر یاد رکھو کہ یہ لوگ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ بلکہ یہ اپنی بداعمالیوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ خدا ظالموں کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ پیاری بہنو! اس بات کو دل میں رکھکر خدا کے اس پیارے اور برگزیدہ کا کلام سنو جو ہماری خوش قسمتی سے ہمارے ہی زمانہ میں مبعوث ہوا۔ وہ اپنے پیارے خدا کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

۵ اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
ایکہ میداری تو بر دلہا نظر
ایکہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیداستی کہ ہستم بدگُہر
پارہ پارہ کُن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برآر
آتش افشاں بر در و دیوارِ مَن
دشمنم باش و تبہ کن کارِ من

اے قدیر اے زمین اور آسمان کے پیدا کرنیوالے اے رحیم اے مہربان رہنما خدا۔ اے وہ خدا جو تمام دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ اگر تو یہ دیکھتا ہے کہ میں برائیوں اور بے حیائیوں سے بھرا ہوا ہوں۔ تو میرے خدا تو میرا دشمن ہو جا میرے بدکار جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ میرے دشمنوں کو خوشی دکھا۔ ان پر رحمت نازل فرما۔ بہنو! خدا کے لئے سوچو اور غور کرو کہ یہ کیسی زبردست دل ہلا دینے والی دعا ہے۔ ایک شخص خدا کے حضور کھڑا ہو کر نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کرتا ہے کہ اے میرے مولےٰ اگر میں سچا نہیں ہوں۔ اور یہ سب باتیں میں نے اپنے پاس سے بنائی ہیں تو نے مجھے نہیں بھیجا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردے نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے اہل وعیال پر آگ برسا
ایکطرف وہ بد دعا کر رہا ہے۔ دوسری طرف خدا تعالے
قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ شریر اور جھوٹا اپنے لئے
بد دعا نہیں کرتا۔ پھر باوجود ایسی ہلا دینے والی بد دعا
کے ہلاک نہیں ہوتا۔ بلکہ دن بدن پھولتا پھلتا چلا جاتا
ہے۔ اسکی اولاد بڑھتی ہے اور اسکی جماعت ترقی پاتی ہے
اسکے دشمن کم ہوتے جاتے ہیں۔ اُن کو ذلت اور نکبت کا
منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے +

پھر قرآن کریم میں خدا تعالے فرماتا ہے۔ وَآخَرِيْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ رسول کریمؐ کے بعد ہوگی ایک
جماعت جو صحابہؓ کے قدم بہ قدم چلے گی اور برکات سے
حصہ پائے گی۔ احادیث سے واضح ہے کہ یہ آخرین کی
جماعت حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ہوگی۔ یہ صاف
احمدیہ جماعت کیطرف اشارہ ہے +

پھر فرمایا۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (الصف) بشارت دیتا ہوں ایک رسول
کی جو میرے بعد آئے گا۔ اسکا نام احمدؐ ہوگا۔ چنانچہ حضورؑ
کا نام احمدؑ ہے۔ آپکے مقام کے بارے میں فرمایا۔
یخرج المهدی من قریة یقال لها کدعه۔
(ترجمہ) نکلے گا مہدی ایک گاؤں سے جسکا نام کدعہ
ہوگا جس سے مراد قادیان ہے + (جواہر الاسرار)

آپ کے زمانہ ووقت نزول کی نسبت قرآن مجید میں
اللہ تعالے فرماتا ہے وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ جس وقت
کہ سورج لپیٹا جائیگا یعنی سورج کو گرہن لگے گا۔ و
اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔ جب تارے دھندلے ہو جائینگے
یعنے آسمانِ ہدایت کے ستاروں مولوی لوگوں کی روحانیت
دھندلی ہو جائے گی۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ جب
پہاڑ چلائے جائیں گے۔ یعنی پہاڑ زمین سے سرنگیں نکالی
جائیں گی۔ اور بڑی بڑی سلطنتیں کمزور ہو جائینگی۔ وَاِذَا الْعِشَارُ
عُطِّلَتْ۔ جب گیابھن اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔
جو صاف ایک سواری ریل کیطرف اشارہ ہے۔
وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ جب وحشی اکٹھے کئے
جائیں گے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۔ یعنے مختلف
ملکوں اور علاقوں کے لوگ بذریعہ ریل۔ تار۔ بے تار برقی
ریڈیو آپس میں مل جائیں گے۔ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ
بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔ جب زندہ زمین میں گاڑی ہوئی
پوچھی جائے گی۔ کہ کس گناہ پر ماری گئی یعنے جب دختر کشی
بند ہو جائے گی۔ پیاری بہنو ان سب پیشگوئیوں کیمطابق
سرزمین قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
مبعوث ہوئے۔ آپ نے تمام مذاہب کو اپنے مقابلہ پر بلایا۔
مگر کوئی آپکے مقابلے پر نہ آیا۔ جو آیا اس نے منہ کی کھائی
سب تباہ برباد ہوئے۔ آپکی جادو بیانی نے لاکھوں
دلوں کو مسحور کر لیا۔ آپ کی باطل شکن صداتے ضلالت
وگمراہی کے قلعے مسمار کئے۔ کفر اپنے ساز وسامان کیساتھ
زندہ درگور ہو گیا۔ آہ خدا کا پیارا کتنی بڑی شان کا انسان
تھا۔ اسے اپنی صداقت پر کتنا اعتماد تھا۔ وہ جیتا تھا
ہماری بہتری کے لئے ہماری بہبودی کے لئے اور اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصروفیت میں ہم سے جدا ہوا۔ ہم نے اس کی صداقت کے نشان دیکھے اور اس پر ایمان لائے۔ مبارک ہے وہ جو اس پر ایمان لایا۔ اور اس نور خداوندی کو قبول کر کے ظلمات سے نجات پاگیا۔ والسلام

(خاکسارہ مبارکہ بیگم سیالکوٹ۔ بنت چوہدری غلام حسن)

مقصد بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یعنے اصلاح رسوم بد

کسقدر افسوس کی بات ہوگی۔ اگر ہم احمدی کہلانے والے۔ اور اپنے آپ کو آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم کا ماحصل اور مصداق گردانئے والے انہی رسومات بد و بدعات مذمومہ کا شکار بنے بیٹھے ہوں جنکو صفحۂ ہستی ناپائیدار سے مٹانے کیلئے خداوند تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح الزمان امام حقانی مرسل یزدانی مرزا غلام احمدؑ قادیانی جیسا متبرک اور منور وجود ودیعت فرمایا۔ اور جسکو اس تاریک و تار زمانہ کیلئے جسے کتب سابقہ نے فیج اعوج سے تعبیر کیا ہے شمع ہدایت بنا کر بھیجا۔ جس کی ضیا پاش شعاعوں سے ایک جہاں جگمگا اٹھا۔ اور ہزارہا کور باطنوں کے دل اس روحانی نور سے منور ہوئے۔ اس کی آمد ایک بامحل اور برموقعہ ہونیوالی بارش کیطرح ہے۔ جو کہ پژمردہ گلشنوں کو روئیدگی اور نیم جان کھیتوں کو از سر نو حیات جاودانی بخشنے باد صرصر کے جھونکے ہمیشہ کے لئے ایک ناتمام ہونیوالی نیند سے ہم آغوش ہوئے۔ اور ان کی جگہ باد نسیم نے ابدی تسلط حاصل کیا۔ اور گلشن اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے لگا۔ چنانچہ حضور پر نور نے خود ارشاد فرمایا:۔

ع میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی نئی شاہراہ شریعت وضع نہیں فرمائی۔ آپکی کتب مقدسہ کے مطالعہ سے اس حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور نے رسول عربی اور ہستی باری تعالےٰ کی محبت کا وہ جام پیا تھا جسکے خمار کا اثر ابدی ہو۔ اور حوادث ارضی و سماوی اسپر ایک لمحہ کیلئے اثر پذیر نہوں چنانچہ اس مایۂ ناز ہستی کی محبت میں سرشار ہوکر آپ نے یہانتک تو فرمادیا۔ ع

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

الغرض اس وجود پاک کی بعثت کی تمام تر غرض و غایت دین متین یعنی اسلام کی اشاعت و حفاظت تھی جسکو کہ حوادث زمانہ کے پے در پے تھپیڑوں نے نڈھال کر رکھا تھا۔ جسکا ہر ایک نیا دن ایک تاریک رات بنا ہوا تھا۔ امور حقانی کی جگہ رسومات شیطانی مسلط ہوگئیں تھیں اور دین اسلام غلط روایات اور بیہودہ خرافات کا منظر دکھائی دیتا تھا۔ آپکی آمد کا مقصد اعلیٰ ان رسومات مذمومہ اور روایات مردودہ کا قلع قمع تھا۔ اور ان کی جگہ قرآن حکیم کی اصل تعلیم کو رواج دینا تھا۔ مقام عبرت ہے۔ کہ اگر ہم میں وہی پرانی رسومات اور بدعات پائی جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہم نے احمدی بنکر کیا فائدہ حاصل کیا۔ اور کیوں ہم ناحق مورد طعن و تشنیع فرقہائے اغیار ٹھہرے! اور مفت میں دامن مسیح پاک کو اپنے برائے نام احمدی ہونے کیوجہ سے آلودہ کیا ✦

ہم روز محشر کس منہ سے احمدؑ کی غلامی کا دم بھرنیکی جرأت کریں گے۔ اگرچہ مقابلۃً دیگر لوگوں سے ہماری جماعت نے ترک رسومات میں نمایاں ترقی کی ہے۔ اور کئی نفوس ہیں۔ جنہوں نے مشن مسیح موعودؑ کی کماحقہ تکمیل کی۔ اور مسلمہ کتاب کشتی نوح کو مدار نجات بنایا ✦

مگر ہم میں سے بعض کے گھروں میں ابھی تک بدستور شادی و دیگر مواقع پر رسومات و بدعات بصورت سابقہ ادا کیجاتی ہیں جن کی تفصیل میں پڑنا بخوف طوالت مناسب نہیں ہے ✦

راقم الحروف کو گذشتہ دنوں میں ایک شادی میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ اور دراصل ان رسومات کے مظاہرہ نے اس مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے۔ ورنہ اس خامہ فرسائی کی کوئی اور وجہ نہیں ✦

جب اُن کو کہا جاوے کہ یہ رسومات خدا اور اسکے رسُول کے مشن کے برخلاف ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم کو یہ رسومات طوعاً و کرہاً سر انجام دینی پڑتی ہیں۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے ہماری برادری طعنوں سے ہمارا ناک میں دم کر دیتی ہے ✦

اب خدارا بنظر انصاف بتاؤ۔ کیا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے یہی معنے ہیں جسکا کہ اقرار ہر بیعت کنندہ سے کروایا جاتا ہے کہ دنیا کی انگشت نمائی سے بچنے کی خاطر خدا کے احکام کو بر سر طاق رکھ دیا جاوے پیارا نبی تو ہم کو سلف صالحین کی لائن پر چلانا چاہتا تھا۔ مگر ہماری کوتہ اندیشی کے کیا کہنے!

ان رسومات کو تو سوسائیٹی سے نابود کرنے کے لئے فرستادہ خدا نے ایک جہان کی عداوت سہیڑلی تھی اور ہم ہیں کہ آپ کے فرمان کی تعمیل میں غفلت و سہل انگاری سے کام لے رہے ہیں۔ اگر ہم احمدی ہو کر بھی ان رسومات بد پر قابو پانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ تو ہم سے بھلا کسی اور قربانی کی کیا توقع کیجا سکتی ہے؟

اب میری آخری التماس ہے۔ کہ خدا کے لئے جن گھروں میں ابھی تک رسومات بد مروج ہیں۔ وہ ہمیشہ کیلئے خیرباد کہہ دیں۔ اور محض حصول رضائے الٰہی کی خاطر ہر ایک دنیاوی نمائش پر لات ماریں۔ اور جیفۂ دنیا پر گدھوں کیطرح نہ لپکیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول کے رنگ میں رنگین ہو کر ہمیشہ کی زندگی کے وارث بنیں۔ ذات پاک ارشاد فرماتی ہے۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ۔ اس دنیاوی موت کو اپنے اوپر وارد کرنے کے بعد تمکو دنیا میں ہی بہشت جیسی نعمت غیر مترقبہ حاصل ہو جاوے گی۔ اُسی کے لئے تو قرآن حکیم ناطق ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

آخر میں بارگاہِ ایزدی میں دست بدستہ ملتجی ہوں کہ مولیٰ کریم ہم سب احمدی بھائی بہنوں کو سیدنا احمدؑ کی تعلیم پر کماحقہ گامزن ہونے کی توفیق بخشے۔ اور ہمارے دلوں کی کدورتوں کو کوثر محبت سے دھو دے۔ اور قلوب ہمارے مثل آئینہ شفاف ہو دیں۔ جن میں کہ خدائی چہرہ منعکس ہو۔ اور ہم گم گشتگان طریقت کے لئے مشعل ہدایت

بنکر چمکیں اور وہ ہماری حقیقی تبدیلی کو دیکھکر پکار اٹھیں۔ کہ واقعی یہ نبی کی جماعت ہے۔ اور صحابہ کرام کی سچی جانشین!

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب +

(مرسلہ رشید احمد ارشد سیالکوٹی حال وار دبھاؤ نگر کاٹھیاواڑ)

شذرات

وجود مسلم کی مثال

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کے وجود کی مثال وہی درخت ہے۔ صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ بتاؤ! وہ کونسا درخت ہے؟ کسی نے کچھ جواب دیا اور کسی نے کچھ۔ لیکن حضرت عبداللہ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں آیا۔ کہ وہ یقیناً کھجور کا درخت ہی ہے۔ لیکن چونکہ دربار رسالت میں بڑے بڑے صحابہ کرام تشریف فرما تھے۔ اس لئے شرم کی وجہ سے میں چپ رہا۔ بالآخر صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کی حضور خود ہی بیان فرمائیں کہ وہ کونسا درخت ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ کھجور کا درخت ہے۔"

ناظرات! غور فرمائیں کہ اس فرمان نبوی میں مسلمان کے وجود کو کھجور کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟

واضح ہو کہ ماہرین علم نباتات کمال تحقیق و تدقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے تمام درختوں میں مکمل کھجور کا درخت ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی حصہ بھی بیکار نہیں جاتا۔ اس کی لکڑی۔ پھل۔ پتے سب کار آمد اشیاء ہیں۔ حتے کہ اسکی گٹھلی کوٹ کر گھوڑوں کو کھلاتے ہیں جس سے وہ بہت موٹے اور فربہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فرمان نبوی میں مسلمان کے وجود کو اس سے تشبیہ دی گئی ہے گویا مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے وجود کو کھجور کے درخت کیطرح مفید و کار آمد بناوے۔ اور اپنے وجود سے دوسروں کو حتے الوسع فیض پہنچانے کے لئے کوشش کرے۔ تا وہ حقیقی معنوں میں مسلمان کہلانے کا مستحق بنے۔ اسی موضوع کو اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں یوں بیان فرماتا ہے:۔

شفقت کا برتاؤ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ڷۙ الآیہ

سورہ نساء رکوع ۶ پ ۵ یعنے مسلمان کو اپنا وجود خیر الناس من ینفع الناس کے مصداق بنانا چاہیئے۔ اور صرف ایک خدا کی عبادت میں مصروف۔ اور شرک سے مجتنب ہونا چاہیئے۔ اور اپنے فیض اور حسن سلوک کو ماں باپ، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، قریبی پڑوسیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں خادموں سب تک عمومیت کے ساتھ پہنچانے میں ساعی رہنا چاہیئے۔" بعض عورتوں میں یہ نقص عام ہوتا ہے کہ ہمسائیوں اور دیگر سوالیوں کو معمولی معمولی چیزوں سے بھی محروم رکھتی ہیں۔ مثلاً نمک مرچ وغیرہ اشیا گھر میں موجود ہونے کے باوجود سوالی کو جواب دے دیتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ یمنعون الماعون آپس میں برتنے کی چیزوں میں بخل کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ بہنوں کو چاہیئے کہ ہر امر میں احکام اسلام کو ملحوظ خاطر فرمانے کی سعی فرماویں۔ تادین و دنیا میں سچی خوشحالی نصیب ہو*

زمانہ نبویؐ کی عورتوں کا قابل تقلید اسلامی جوش اور بے نظیر ایثار و ضبط علی النفس

حضرت انسؓ کے پھوپھی زاد بھائی حارثہ بن سراقہ ابھی کم سن ہی تھے اور عمر کا وہ حصہ گزار رہے تھے جس میں جہاد فرض نہیں کہ جنگ بدر کا معرکہ شروع ہوا۔ محبتِ اسلام کے جوش کی زیادتی اور عشق رسولؐ کی وجہ سے جنگ بدر میں شامل ہوگئے۔ دوران جنگ میں سقاوہ کے پاس پانی پینے کے لئے کھڑے تھے کہ دفعۃً ایک کاری تیر لگا۔ جس سے جامِ شہادت پی کر ابدی زندگی حاصل کر گئے۔ جب انکی والدہ محترمہ کو اس جانکاہ حادثہ کی خبر ہوئی۔ تو انہوں نے اظہار رنج وملال کی کوئی حرکت نہ کی۔

جب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر سے واپس تشریف لائے تو اُمّ حارثہ حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا۔ کہ مجھے لاڈلے بچے کی وفات کا جو صدمہ ہوا ہے وہ حضورؐ سے مخفی نہیں۔ لیکن میرے صبر و تحمل سے لوگ متعجب ہیں۔ اسلئے میں دربار میں حاضر ہوئی ہوں۔ تاکہ لوگوں کی حیرانی کو دور کروں اور خود اطمینانِ قلب حاصل کروں۔ معروض ہوں۔ کہ حضور فرماویں۔ کہ میرے لختِ جگر کی شہادت مقبول ہوئی ہے یا نہیں؟ اور اُس سے اسلام کو کچھ فائدہ پہنچا ہے یا یونہی بےکار فوت ہوگیا ہے۔ اگر اس کی فداکاری سے اسلام کو کچھ فائدہ پہنچا ہے تو یہ مقامِ مسرت ہے اور اس خوشی پر اظہار رنج حماقت ہے۔ لیکن اگر وہ قیامت کے دن محض وقود النار ہے۔ تو پھر میرے لئے انتہائی غم واندوہ کا مقام ہے۔ اور جسقدر گریہ و واویلا کروں کم ہے*

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اُمِ حارثہؓ! غم نہ کر تمہارا لختِ جگر اس چھوٹی سی عمر میں اسلام کے جاں نثاروں کے لئے بہت بڑی مثال قائم کر گیا ہے۔ حارثہ کا مقام جہنم نہیں بلکہ جنت الفردوس میں نہایت اعلےٰ مقام پر اللہ تعالےٰ نے اسے ٹھکانا دیا ہے"۔ یہ سنکر امّ حارثہ مسرت بھرے دل کیساتھ دربار رسالت سے چلی آئی۔ اور رہتی دنیا تک مسلمان عورتوں کے لئے ایثار اور ضبط و تحمل کا مکمل نمونہ قائم کر گئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری بہنوں کو بھی اس مقدس اسوہ کی علمبردار بنادے۔ آمین ثم آمین

خوش نصیبی

۱۔ اپنے ابنائے جنس کی امداد کرنا اعلےٰ ترین خوش نصیبی ہے۔

(البرٹ ہوبارڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲- دوسرے کے آنسوؤں کو شگفتہ اور شادان و فرحاں چہروں میں تبدیل کر دینا خوش نصیبی ہے +

۳- انسان کا چھوٹی سے چھوٹی نعمت پر صبر کرنا اور بڑی سے بڑی فداکاری سے گھبراہٹ میں نہ آنا بہت بڑی خوش نصیبی ہے + (ماٹرلنگ)

۴- اگر تم خوش نصیب بننا چاہتے ہو تو دوسروں کی خوش نصیبی کیلئے کوشش کرو - کیونکہ وہ خوشی جو ہم دوسروں کو پہنچاتے ہیں خود ہمارے قلب کیطرف راجع ہوتی ہے + (ڈٹون)

۵- آسائش فکری سے بڑھ کر کوئی خوش نصیبی نہیں + (مہاتما بدھ)

(الراقم ملک مبارک احمد خان امین آبادی سول لائینز
(مراد آباد - یو - پی)

اخلاق

اگرچہ میرا ارادہ تھا کہ میں نہایت اہم مسئلہ ختم نبوت پر کچھ مضمون لکھتی - لیکن میں اس سے بھی زیادہ ضروری امر پر اپنا مضمون شروع کرتی ہوں - کہ جس پر اسلام کا ستون کھڑا ہوا ہے - بلکہ اسی بات کے سبب اسلام دوسرے مذاہب سے افضل اور سچا مذہب ثابت ہوتا ہے اور وہ اخلاق ہیں +

اخلاق کیا ہے - اخلاق تسخیر قلوب کا سب سے ضروری اور اعلےٰ منتر ہے - کہ جس کے دیکھتے ہی شقی القلب بھی مسحور ہو جاتا ہے - ظالموں کا ظلم مٹ جاتا ہے - مخالفوں کی مخالفت ہوا ہو جاتی ہے - کافر و بے دین مومن و دیندار ہو جاتے ہیں - اخلاق ہی ہے کہ جس سے دین اسلام پھیلا - اخلاق ہی ہے کہ جس سے دنیا کا نظام قائم ہے -

اخلاق کیا ہے؟ اخلاق شفقت علیٰ خلق اللہ یعنے اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے ہمدردی شفقت اور مہربانی سے پیش آنا ہے - دنیا کے سب سے بڑے خلیق انسان حضرت محمد صلعم ہیں کہ جن کی شان میں خود ذات باری حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ ہم نے تجھکو سب سے زیادہ اعلےٰ اخلاق کا بنایا ہے - اب حضورؐ کے اخلاق عظمیٰ کی حالت ملاحظہ فرمائیے - کہ ایک مرتبہ جنگ میں معاندین نے حضور کو غیر معمولی اذیت دی - تو فرشتے نے آکر عرض کی کہ اگر حضورؐ کا ارشاد ہو تو یہ پہاڑ اس بستی پر الٹ دوں - تو وہ رحیم کریم خلیق اعلےٰ ذات فرماتی ہے کہ نہیں ہرگز نہیں - کیونکہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں اور مجھ سے بدخلقی کر رہے ہیں تو آئندہ انکی نسلیں اور پھر انکی نسلیں مجھ پر ایمان لائیں گی - پس میں نہیں چاہتا کہ ان کو ہلاک کر دوں +

اللھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم ایک مرتبہ ایک مخالف تلوار ہاتھ میں لیکر حضورؐ کے قتل کے ارادے سے آیا - اسوقت اور بھی بہت مہمان موجود تھے - لیکن وہ یہودی حضور کے حصے میں آیا - حضور نے اسکی خوب خاطر کی اور زیادہ کھلانے کے سبب اس یہودی کا رات کو بستر نبویؐ پر پاخانہ نکل گیا - اور صبح کو وہ مارے شرم کے بلا اطلاع چلدیا - لیکن اپنی تلوار بھول گیا - راستے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تلوار یاد آئی تو پھر لوٹا۔ دیکھا کہ آنحضرت صلعم اس یہودی کا پاخانہ اپنے ہاتھ سے دھو رہے ہیں تو یہودی اس اخلاق کو دیکھکر فوراً مشرف باسلام ہو گیا۔ اسی طرح مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ یاد آ گیا جو میری والدہ صاحبہ کی موجودگی میں ہوا کہ ایک خادمہ نے تھوڑے کچے چاول چرائے۔ پتہ لگنے پر حضرت اقدسؑ کے حضور پیش کی گئی۔ تو حضور نے فرمایا کہ محمود کی والدہ اسکو اور چاول دیدو بیچاری غریب ہے اور اس نے غربت ہی کے سبب ایسا کیا۔ پھر وہ خادمہ اسوقت سے تائب ہو گئی۔ اسی طرح ہمکو بھی اُن کے اسوۂ حسنہ پر چلنا چاہیئے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

پس ہمارا پہلا فرض یہ ہے کہ ہم جو دین اسلام احمدیہ کی تبلیغ کرنے کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہیں۔ تو اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ہم ہر دوست دشمن کیسا ہی ہو محبت اور سلوک سے پیش آویں۔ جو ماحضر ہمارے گھر میں موجود ہو اس سے آنیوالے کی خاطر کریں۔ بیماروں اور مظلوموں کی دلداری کریں۔ کسی کی دل شکنی نہ کریں۔ اگر ہم کسی کو آرام نہ پہنچا سکیں تو تکلیف بھی نہ دینی چاہیئے۔ فارسی والے کہتے ہیں۔ کلام شیریں ملک گیری۔ یعنے میٹھا اور محبت بھرا کلام دوسرے کے دل پر حکومت کرتا ہے۔ افسوس اسلام کی یہ اعلےٰ خوبی آج عیسائیت میں بے حد پھیلی ہوئی ہے اور محض اخلاق حسنہ سے ہی ان کی عورتیں تبلیغ میں مسلمان عورتوں پر سبقت لے گئی ہیں۔ اے بہنو! اگر ہم سب کوشش کریں۔ تو کیا عیسائی بے دین عورتوں پر بازی نہیں لیجا سکتیں ضرور اور یقیناً خدا ہماری مدد کریگا۔ پس ہمکو چاہیئے کہ خواہ کسی مذہب ملت کی عورت ہم سے ملے۔ ہم اس سے نہایت اعلیٰ خلق سے پیش آئیں۔ خواہ دوسرا ہم سے بدسلوکی ہی کیوں کرے تب بھی ہمکو اپنے اخلاق حسنہ سے نہیں دور ہونا چاہیئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت بھی ایسی کریں کہ وہ اس عمر سے ہی خلیق کہلائیں۔ بڑے ہو کر وہ بھی دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ اور ان کو سمجھائیں کہ خلق ہی ہے جو دوسرے انسان کو شرمندہ اور مرہون منت کر دیتا ہے۔ اور دوسرے کے ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہزار زہد و ریاضت ہزار استغفار
ہزار حج و زکوٰۃ و ہزار روزہ نماز
قبول نیست اگر خاطرے بیازاری۔

یعنے ہم ہزاروں روزے اور نماز اور استغفار پڑھتے ہیں۔ لیکن قبول نہیں۔ جبکہ ہم کسی کا دل زخمی کرتے ہوں ہم کو کسی کی نیکی سے کیا تعلق جبکہ کوئی اخلاق نہ کر سکے۔ پس میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب بہنوں کو توفیق عطا فرمائے کہ حق اللہ کے بعد حق العباد بجا لاویں۔ اور اس اعلےٰ اخلاق کی پیروی کریں۔ کہ جس پر دین اسلام کا ستون قائم ہے۔ اور جس سے اسلام دوسرے مذاہب سے اعلیٰ اور برتر اور سچا ثابت ہوتا ہے + فقط والسلام۔

(اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب ترا ہا بہرام خاں دہلی)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ مصباح کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرماوے

علاج

یوں تو جو بھی بیمار ہو جائے۔ اس کا علاج بہت احتیاط غور و فکر سے کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ تکلیف ایسی چیز ہے کہ انسان جب تک اسکے سامنے سینہ سپر نہ ہو یہ دور نہ ہوگی۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھتی رہیگی۔ مگر جو جو مشکلات والدین کو کم عمر بچوں کی بیماری میں پیش آتی ہیں۔ وہ احاطہ تحریر میں نہیں لائی جا سکتی +

بچہ بول تو سکتا نہیں۔ اگر بچہ کو سر درد ہو۔ تو وہ روئیگا۔ اگر اسکو شکم میں درد ہے تب بھی وہ روئیگا۔ غرض بچہ کو جسم کے حصے میں کسی قسم کی تکلیف ہو تو وہ بجز رونے کے کچھ نہ کہہ سکے گا۔ کہ مجھے فلاں جگہ تکلیف ہے +

اسلئے والدین کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر بچہ کے رونے پر والدین فوراً متوجہ نہ ہوں۔ اور پھر لگاتار اسکا علاج اسوقت تک نہ کرتے رہیں۔ جب تک کہ بچہ کو صحت کلی ہو جائے۔ تو گویا والدین کی سستی سے بچہ مصیبت میں پھنس جائے گا +

میرا خیال تھا کہ جسطرح زمانہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اسی طرح اس دور ترقی میں "جہالت" کا خاتمہ بھی ہو گیا ہوگا مگر نہیں!! میری آنکھوں کے سامنے دو بچے علاج نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہوئے۔ جس حالت میں اور جس طرح وہ مرے ہیں وہ میرا ہی دل جانتا ہے۔ اتنا اثر ہوا کہ میرے آنسو نکل پڑے۔ اور دل بھر آیا! آہ!! یہ دو معصوم بچے موجودہ زمانے کی جہالت کی بھینٹ ہو گئے۔ یہ دونوں بچے جہاں تک مجھے یاد ہے ایک ماہ کے وقفہ کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہوئے ہیں +

چونکہ یہ دونوں واقعات میرے سامنے ہوئے ہیں۔ اسلئے مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ جب بچہ بیمار ہوا پہلے تو کچھ خیال ہی نہیں کیا گیا۔ اور جب بچہ کی حالت خراب ہو گئی تو پھر کچھ توجہ اس معصوم کیطرف مبذول ہوئی۔ مگر کیا؟ بجائے اس کے کہ وہ کسی اعلیٰ اور تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کرتے انہوں نے جو بھی کسی نے کہہ دیا بیمار بچے کو کھلایا اور پلا دیا۔ کئی آدمی ملنے والے آتے۔ جو کوئی کہتا وہ بچہ کو کھلا دیا جاتا +

اب آپ جانتے ہیں کہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں۔ اگر ایک گرم دوائی بتا گیا ہے تو دوسرا ٹھنڈی کو کہہ گیا ہے الغرض نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بچہ جان بحق تسلیم ہوا +

دوسرا بچہ بھی فوت ہوا۔ بلکہ اس کا قصہ ہی اور سمجھو یعنے اس کو بے حد تکلیف ہوئی۔ مگر کیا مجال جو ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کیا ہو! بچہ تکلیف میں کراہ رہا ہے۔ اور آپ دم کرا رہے ہیں۔ ادھر سے کوئی عورت آئی۔ اسنے بچہ کی حالت دیکھی۔ اور فوراً بول اٹھی ہائے ہائے میرا بچہ بھی اسی طرح بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے تو فلاں فقیر سے دم کرایا تھا۔ اور آرام ہو گیا تھا۔ الغرض ادھر سے دوسری عورت آئی اور اس نے کہا کہ فلاں سے دم کراؤ۔ کسی نے تعویذ گنڈا بتلایا۔ یہ بچہ بھی اسی طرح بے علاج رہ کر چل بسا +

میں یہ نہیں کہتا کہ ماں باپ تو چاہتے ہیں، کہ ان کا بچہ خدانخواستہ فوت ہو جائے۔ لیکن وہ روز روشن میں ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید والدین نے خود بچہ کو گور میں ڈال دیا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچہ کے بیمار ہونے پر انسان کو چاہیئے کہ فوراً متوجہ ہو۔ اور اچھی طرح دل لگا کر لگاتار علاج کرے۔ اگر کسی نے ڈاکٹر کا علاج شروع کیا ہے تو کم از کم ایک ہفتہ تک ضرور اس کی ہدایات پر کامل طور پر عمل کرو۔ جو کچھ ڈاکٹر کہے وہی کرو۔ اپنے آپ یا کسی اور کے کہنے سے کچھ نہ کرو۔ اور اگر کسی حکیم کا علاج شروع کیا ہے۔ تو اسکی تمام ہدایات قبول کرو۔ الغرض بچہ کو بیماری سے نکالکر صحت میں لانا دوبارہ پیدایش جیسا مشکل کام ہے۔ اسلئے اس پر جتنی بھی احتیاط کی جائے کم ہے +

(راقم خاکسار محمد بشیر آزاد عفی عنہ انبالہ)

شیخ الاسلام

حضرت امام بخاریؒ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی تحقیق و تدقیق میں جو محنت شاقہ حضرت امام بخاریؒ کو اٹھانی پڑی وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ اور اسی لئے اُسکا نام اَصَحُّ الْکِتَابِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ ہے۔ لہذا انکی مختصر سوانح حیات پر ایک نظر نہایت ضروری ہے۔

نام:۔ ابو عبد اللہ محمد ابن اسمٰعیل جمعہ کی نماز کے بعد ۱۳؍ شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے +

واقعہ:۔ آپکے والد بزرگوار بڑے بزرگ صاحب روایت اور مستجاب الدعوات تھے۔ والدہ صاحبہ بھی خدا رسیدہ تھیں۔ بچپن میں آپ نابینا تھے۔ بڑے بڑے حکماء اور اطباء سے علاج معالجہ کرایا گیا۔ لیکن آپکو کچھ آرام نہ ہوا۔ ایک رات آپ کی والدہ ماجدہ نے وضو کیا۔ نماز پڑھی۔ پھر درگاہِ قاضی الحاجات میں بے حد تضرع سے دعا کی۔ اور رو رو کر گڑگڑا کر خدائے قادر و مطلق سے عرض کیا۔ کہ "اے نیست سے ہست کرنے والے آقا۔ اے سخت پتھروں سے آبِ رحمت کے چشمے بہانے والے مولا!! اے سوکھی لکڑی کو سرسبز درخت اُگانے والے داتا! میرے نورِ نظر کو میرے پیارے بیٹے کو آنکھیں عطا فرما" ابھی آپ مراقبہ سے اٹھنے بھی نہ پائی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپ کے لختِ جگر کو بصارت اور بصیرت عطاء فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتی ہیں کہ میں ابھی مراقبہ کی حالت میں تھی۔ کہ کیا دیکھتی ہوں۔ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الرحمۃ فرما رہے ہیں۔ کہ تمہارے رونے گڑگڑانے اور الحاح وزاری کرنے کے باعث خدا تعالےٰ نے تمہارے بیٹے کو از سرِ نو بینائی عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں کیا ہی سچ فرمایا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جب آپ نے صبح کو نماز سے فارغ ہو کر دیکھا۔ کہ آپ کا بیٹا بالکل تندرست اور دونوں آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ تو آپ سجدہ شکر بجالائیں +

میری پیاری احمدی بہنوں کیا آپ نے بھی کبھی ایسی دعا اپنی اولاد کے لئے کی ہے۔ جو قبولیت کے درجے تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچی ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسی بصیرت اور بصارت سبکو عطا فرماوے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ والدین کی سب دعائیں اپنی اولاد کے متعلق جلدی قبول فرماتا ہے۔ لہذا اپنی اولاد کے نیک اور دیندار ہونے کی رو رو کر بہت بہت دعائیں کیا کرو۔

(باقی آئندہ)

(عاجز محمد ابراہیم احمدی مدرس ننکانہ صاحب)

رپورٹ ماہواری جلسہ
لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

۲ جولائی صبح سات بجے پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے بعد ممبرات لجنہ کی کمیٹی ان دو امور کے متعلق ہوئی یعنے (۱) ممبرات انصار اللہ کی نسبت فیصلہ (۲) ایک سائلہ کی درخواست پر غور۔

پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے ممبرات انصار اللہ میں شامل ہونے کی ترغیب و تحریص اپنی مختصر تقریر میں دلاتے ہوئے انصار اللہ میں داخلہ کے قواعد سمجھائے۔ نیز تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جسپر ان پانچ بہنوں نے اپنے نام لکھوائے (۱) سیدہ عصمت صاحبہ (۲) زینب بی بی صاحبہ (۳) سکینہ (۴) استانی محمودہ بیگم صاحبہ (۵) فیروزہ بیگم صاحبہ۔

ایک احمدی حاجتمند بہن اکے سوال قرض پر ممبرات کی متفقہ رائے سے لجنہ فنڈ سے قرض دیا جانیکا فیصلہ ہوا آئندہ ادا نہ ہونے کی صورت میں پھر غور کرکے عمل درآمد کیا جاویگا۔ نیز اسکے بچوں کے کپڑوں کے لئے جلسہ میں فوری تحریک کی گئی۔ جسپر کچھ بہنوں نے اسی وقت ڈھائی روپے کی رقم جمع کردی۔ اور بعض نے پھر بھیجنے کا وعدہ کیا۔

محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ کی صدارت میں صبح آٹھ بجے ماہواری جلسہ تلاوت قرآن کریم و نعت کے ساتھ منعقد کیا گیا جس میں سیدہ قمر السلام نے ظہور امام آخر الزمان پر نظم اور استانی محمودہ بیگم صاحبہ نے جامعہ احمدیہ سے مذہب کی ضرورت پر مضمون پڑھا۔

پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد "انسان میں حصول جذبات عزت" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حقیقی عزت کی خواہش کو بابرکت ثابت کیا۔ اور نمونتاً حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی بینظیر ایام زندگی کے متعلق جو مضمون الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لکھا ہے۔ اپنے مخصوص و دلدوز انداز میں سنایا۔ جو نہایت خاموشی و توجہ سے سنا گیا۔ اور لمبی و رقت آمیز دعا کے ساتھ گیارہ بجے اجلاس برخاست ہوا۔

دوسری اتوار جلسہ بنات منعقد ہوا جسمیں اسکول کی اکثر فارغ شدہ طالبات بھی شامل تھیں۔ اور مضامین میں حصہ لیا۔ اس جلسہ میں مختلف جماعتوں کی قریباً اکیس لڑکیوں نے مختلف اور چھوٹے چھوٹے مفید مضامین اور نظمیں پڑھیں۔ مثلاً رسول کریم صلعم کی قوت قدسی۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام مسیح موعودؑ کے کارنامے۔ علم کے برکات حسن اخلاق۔ تندرستی و ورزش کے فائدے۔ دوستی۔ ادب۔ فرمانبرداری وغیرہ کتابوں رسالوں سے اور بعض نے حسب لیاقت چھوٹے چھوٹے مضمون اپنے لکھے ہوئے سنائے۔ بارہ بجے دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ پھر مٹھائی تقسیم ہوئی۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17

منقولات

اسلام میں عورتوں کے حقوق

میلادی ساتویں صدی جو خاتم النبیینؐ کا زمانہ بعثت ہے۔ اُس میں عورت کی کیا حالت تھی؟

ہر جگہ اور ہر مقام میں عورت لونڈی بنی ہوئی تھی۔ غلام کا استعمال آج جس معنے میں آتا ہے کاش وہ ایسی ہی غلام ہوتی .... ؟ وہ انتہائی حد تک تکبر و سنگدلی کی قربانی کا بکرا تھی۔

یہ کہنا کہ وہ اپنے تمام فطری حقوق سے محروم تھی۔ اور اپنے شوہر کی مملوکہ سمجھی جاتی تھی وغیرہ وغیرہ۔ یہ الفاظ اُس حالت کی ترجمانی سے قاصر ہیں۔ جو اُس وقت یورپ اور سارے جہان میں عورت کی تھی۔ عورت اُس زمانے میں اتنی کم حیثیت تھی کہ کلمۂ حقوق کی نسبت عورت کے نام کیساتھ نفی کے درجے میں بھی نہ تھی، کیونکہ وہ ایک جسد بے روح سمجھی جاتی تھی۔

البتہ روم میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا جس نے عورتوں کے حالات پر بحث کی اور یہ قرار دیا کہ عورت ایک ایسا وجود ہے۔ جس میں نفس ہی نہیں۔ اور اسوجہ سے وہ حیاتِ اُخروی کی ہرگز وارث نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ایک پلید چیز ہے۔ اُس کے لئے یہ ضروری ہے کہ نہ وہ گوشت کھائے اور نہ ہنسے۔ بلکہ اُسے بات تک بھی نہ کرنی چاہیئے۔ اور وہ اپنی تمام زندگی نماز، عبادت اور خدمت میں بسر کردے۔

بولنے کی اسکے لئے یہاں تک بندش کی گئی کہ اُس کے مُنہ پر قفل لگا دیا۔ اور اُس قفل کو وہ لوگ موزلیبر کہا کرتے تھے عورت راستوں میں چلتی تھی تو اُس کے منہ پر قفل لگا ہوا ہوتا تھا۔ وہ اپنے گھر میں آتی جاتی تھی۔ اور اُسکے منہ پر قفل ہوتا یہ قفل لوہے کا ہوتا تھا۔ یہ سزا اُن بدنی سزاؤں کے علاوہ تھی جو اُسے اسلئے ملا کرتی تھیں۔ کہ اُن کے خیال میں عورت اغوا کا ذریعہ اور آلۂ فریب تھی۔ اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ دلوں کو خراب کرنے کے لئے شیطان عورت سے کام لیتا ہے۔

عرب میں عورت کا شمار چوپایوں میں ہوتا تھا۔ شوہر کے مرنے کے بعد شوہر کے چوپائے اُسکے وارثوں کی ملکیت میں آجاتے تھے۔ ایسے ہی عورت ورثۂ شوہر کی ملکیت سمجھی جاتی اور دولت و ثروت کی زیادتی کی خاطر عورت کو فسق و فجور میں مبتلا رہنے اور پردہ دری کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اور مرد کو یہ اختیار تھا کہ وہ بے تعداد جتنی چاہے عورتیں رکھے۔ جو حقوق آج عورتوں کے ہیں، اُن میں سے ایک حق بھی اُن کے لئے نہیں تھا۔ یہانتک کہ وہ والدین کے ترکہ میں بھی محروم الارث تھیں۔ اور بھلا جو جانور روح سے خالی ہو وہ وارث ہی کیسے ہو سکتا ہے؟

البتہ عرب۔ غزل اور تشبیب میں عورتوں کا ضرور ذکر کرتے تھے لیکن کس موقع پر؟ نفس کی بہیمانہ باتوں میں اور بس۔ عربی اپنی ناقہ اور اپنے گھوڑوں کی فضیلتوں کا گیت گایا کرتے تھے۔

دُنیا کا یہ حال تھا کہ اسلام آیا اور اُس نے عورت کی تاریخ میں وہ انقلاب پیدا کر دیا جس کی نظیر گذشتہ اُمتوں میں نہیں ملتی۔

البتہ روم کے آخری عہد میں روم کی عورتوں نے ایسا زمانہ پایا جسے بعض لوگ عورتوں کیلئے سنہری زمانہ کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہی عہد عورتوں اور اُنکی حکومت کو تباہ کرنیوالا ہوا ہے۔ انیسویں صدی کے انسائیکلو پیڈیا میں ہے۔

"جمہوریت رومیہ کے شروع زمانے کی عورت اپنے گھر میں رہا کرتی تھی۔ اُون کاتا کرتی تھی لیکن فحش اور بے حیائی آہستہ آہستہ اُن میں سرایت کر رہی تھی۔ یہانتک کہ "کاتون" اُٹھا اُس نے اُن خطرات سے لوگوں کو ڈرایا جو چاروں طرف سے ملک کو گھیرے ہوئے تھے۔ اور مستقبل قریب میں ہر چیز کو ہڑپ کر جانے والے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے بعد بے حیائی۔ بے شرمی۔ ناز و انداز اس درجہ بڑھ گئے کہ کوئی حد نہ رہی"

اِس کے بعد ہی لکھتا ہے کہ:۔

عورتوں کی پردہ دری کو روکنے کیلئے جو قانون اُس نے بنایا تھا۔ وہ اُس قانون سے اُن بُرائیوں کو دُور کرنے میں کامیاب نہیں ہوا لیکن جن خطرات سے وہ ڈرایا کرتا تھا وہ پورے طور پر ثابت ہو کر رہے۔

یعنے رومی سلطنت کا وجود جاتا رہا۔ اور عورت کی حالت میں انقلاب پیدا ہو گیا۔ وہ اب گھروں میں قید ہو کر رہنے لگی۔ ہزار سال تک عورت اسی حالت پر رہی۔ یہانتک کہ علم نے جنم لیا۔ اور پھر اُس نے اِن کو آہستہ آہستہ اس قید و بند سے نکالا۔ اور اس درجے پر پہنچا دیا جس پر وہ آج ہیں۔

لیکن اسلام نے جو عورتوں کی حالت میں انقلاب پیدا کیا ہے وہ اُن کے فطری حقوق کو زندہ کر کے اور جماعت میں انکو وہ جگہ دیکر جس کے وہ لائق ہیں۔ اور جہاں سے اُنکے خصائص کا اظہار ہو۔ اور اُن کے فضائل روشن ہوں تاکہ جماعتی انسانیت کاملہ کے تمام عوامل پورے ہوں۔ اور قوم اجتماعی ترقی کے بلند ترین درجہ پر پہنچ جائے چنانچہ اِس مرتبے کو حاصل کرنیکے لئے اسلام نے ایسے اصُول قائم کر دئے جو عقائد اولیہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

بلگریڈ (بذریعہ ڈاک) بلگریڈ کی ایک لڑکی ڈارنکا نے صبح اُٹھکر اپنی ماں کو بتایا۔ کہ مجھے رات کو خواب آیا ہے۔ کہ میں بجلی گرنے سے ہلاک ہو گئی ہوں۔ اسی دن بعد دوپہر جبکہ لڑکی اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر کے نزدیک کھیتوں میں کام کر رہی تھی۔ بھاری طوفان آیا۔ بجلی گری۔ جو اس لڑکی کی ہلاکت کا باعث ہوئی۔

نیویارک ٹیلیفون کمپنی نے اپنی شادی شدہ ملازم عورتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ کنواری بیکار لڑکیوں کے لئے جگہ پیدا کرنے کے لئے ملازمت سے ریٹائر ہو جائیں۔

نیویارک ۱۶ جولائی۔ شکاگو کی ایک عورت مسز مارگیٹ وڈجی کی شادی کو ابھی پانچ ہی منٹ ہوئے تھے۔ کہ اُنکی آپس میں تکرار ہو گئی۔ عورت نے اپنے خاوند کی ماں کیساتھ رہنے سے انکار کر دیا۔ اسپر اسکا خاوند اُسے چھوڑ کر چلا گیا۔ تین سال غائب رہنے کے بعد اب اس نے واپس آکر اسے طلاق دیدی۔

نیویارک ۱۰ جولائی۔ سپین میں ایک شخص نے ۷۰ سال کی عمر میں ساتویں شادی کی ہے۔ اس نے پہلے یکے بعد دیگرے

جو چھ شادیاں کیں انہیں طلاق دے دیا رہا ہے۔ اب دیکھیں ساتویں کا کیا حشر ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(وارسا بذریعہ ڈاک) یہاں ایک عورت نے ایک بیمار لڑکے کے جسم میں داخل کرنے کے لئے اپنے خون کا آدھا گلاس دینا منظور کیا۔ لیکن ڈاکٹر نے خون لیتے وقت آدھے گلاس سے ذرا زیادہ لے لیا۔ عورت نے ڈاکٹر کے خلاف اس بنا پر دعوے دائر کر دیا۔ ڈاکٹر کو عدالت سے جرمانہ کی سزا ملی۔

استنبول کے ایک شخص مسمی حاجی نے ۴۳ بچے پیدا کئے ہیں۔ ۳۸ لڑکے اور ۵ لڑکیاں شامل ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس وقت دنیا میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جس نے اس کثرت سے بچے پیدا کئے ہوں۔ سلاطین عثمانیہ کی طرف سے حاجی بے کو ہر سال گندم انعام میں دیا جاتا تھا۔ لیکن حکومت آل عثمان کے خاتمہ کے بعد بخشش و عطا کا دروازہ حاجی بے پر بند ہو گیا۔ چنانچہ اب اس نے مصطفٰے کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کو پنشن کے لئے درخواست کی ہے۔

مسٹر فریڈرک ہنڈن کے ۲۱ لڑکے لڑکیاں کم از کم ۶۶ پوتے پوتیاں اور ۲۰ پڑپوتے پڑپوتیاں۔ اور تمام پڑپوتے پڑپوتیاں جن میں سب سے بڑے بچے کی عمر ۹ سال ہے۔ زندہ ہیں۔ مسٹر ہینڈن کی اپنی عمر اس وقت ۷۲ سال کی ہے۔ برطانیہ میں یہ سب سے بڑا خاندان ...... ہے۔

دہلی۔ یکم اگست۔ ایک شخص کو زیر دفعہ ۴۲۰ (دھوکا دہی) ۲ سال قید اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ مزید قید کی سزا ہوئی ہے۔ واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ایک دن ملزم مسمات ...... کے گھر گیا۔ اور اپنے آپ کو نجومی ظاہر کر کے اسے کہا۔ کہ اگر وہ اسے سات تولے سونا دے تو وہ اس کے بیمار لڑکے کو راضی کر دیگا۔ عورت نے اسے چند زیورات دیئے۔ زیورات لے کر "نجومی" نے اس عورت سے کہا۔ کہ وہ آنکھیں بند کرے۔ اس کا آنکھیں بند کرنا تھا۔ کہ وہ زیورات سمیت چمپت ہو گیا۔ عورت کے شور مچانے پر کچھ لوگوں نے اسکا تعاقب کیا۔ اور قطب روڈ پر اسے گرفتار کر لیا۔

ضلع جھنگ۔ آئے دن کسی نہ کسی علاقہ میں چوری ہو جاتی ہے۔ موضع چھتہ میں چار چوروں نے ایک عورت کا کان سوتے ہوئے کاٹ لیا اس نے تقریباً بیس تولہ کی سونے کی بالیاں پہنی ہوئی تھیں۔ اسی طرح دھوری والہ میں ایک برہمنی کا کان کاٹا گیا ہے۔ بالیاں اتاری گئی ہیں۔

عربی اردو لغت کی کتاب

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دو فاضل مدرسوں نے یہ لغت عربی اردو تیار کی ہے جو ۲۲×۲۹ سائز کے ۱۴۰ صفحے پر مشتمل نایاب تحفہ ہے۔ سات ہزار سے زائد مادہ اور قریباً ستر ہزار الفاظ ہیں۔ عربی زبان سیکھنے اور قرآن مجید و احادیث صحیحہ پڑھنے کے لئے بہترین لغت ہے۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ غیر مجلد تین روپے آٹھ آنہ مجلد چار روپے

ملنے کا پتہ

چودھری حاکم الدین دکاندار قادیان ضلع گورداسپور

(امیر فیروز پور شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۳
اخبار مصباح قادیان - دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

میز پوش وغیرہ کا نمونہ : سادہ ستاروں سے تیار کریں +

صفحہ ... بیگم ... (... ... دہلی)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا +